سلسلۂ اشاعت (۳)

شرک اور توحید

از

مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ
ناظم، ندوۃ العلماء، لکھنؤ

ناشر
اصلاح معاشرہ کمیٹی
ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس ۹۳
بادشاہ باغ، ٹیگور مارگ۔ لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرک اور توحید

قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی ایسی قوم جو خدا کے پیغمبر پر ایمان لاچکی ہو اور اس کو آسمانی کتاب دی جاچکی ہو، مشرکانہ اعمال میں مبتلا ہو جائے تو وہ خدا کی رحمت وقدرت سے دور اور ذلت و بے عزتی کا شکار ہو جاتی ہے، سورۂ اعراف میں نبی اسرائیل کا ذکر کرتے ہوئے صاف فرمایا گیا ہے :-

اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوا الۡعِجۡلَ سَیَنَالُهُمۡ غَضَبٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَذِلَّةٌ فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَكَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡمُفۡتَرِیۡنَ. (الاعراف ۱۵۲)

جن لوگوں نے گوسالہ پرستی کی ہے ان پر بہت جلد ان کے رب کی طرف سے غضب اور ذلت اسی دنیوی زندگی ہی میں پڑے گی ہم افترا پردازوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

دوسری طرف توحید کامل پر صاف صاف عزت وسربلندی دین کے غلبہ واستحکام اور امن وحفاظت کا وعدہ فرمایا گیا ہے ارشاد ہے:-

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِی الۡاَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِیۡنَهُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَهُمۡ

تم میں جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ان سے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ ان کو زمین میں حکومت عطا فرمائیگا جیسے ان سے پہلے لوگوں کو حکومت دی تھی اور جس دین کو

www.abulhasanalinadwi.org

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (النور۔ ۵۵)

اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے پسند کیا ہے (یعنی اسلام) اس کو ان کے لئے قوت دے گا اور ان کے اس خوف کے بعد اس کو مبدل بامن کردے گا بشرطیکہ میری عبادت کرتے رہیں اور میرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کریں اور جو شخص اس وعدہ کے بعد ناشکری کرے گا تو یہ لوگ بے حکم ہیں۔

نزول قرآن کے بعد جن لوگوں (صحابہ کرامؓ) نے سب سے پہلے اور سب سے مکمل طریقہ پر اس شرط کو پورا کیا ان کے متعلق غیر مبہم الفاظ میں شہادت دی گئی اور تاریخ نے ادب سے سر جھکا کر اس کی تصدیق کی۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (الانفال۔۲۶)

اور اس حالت کو یاد کرو جب کہ تم قلیل تھے زمین میں کمزور شمار کئے جاتے تھے اس اندیشہ میں رہتے تھے کہ لوگ تم کو نوچ کھسوٹ نہ لیں، سو اللہ نے تم کو رہنے کی جگہ دی اور تم کو اپنی نصرت سے قوت دی اور تم کو نفیس نفیس چیزیں عطا کیں تاکہ تم شکر کرو۔

بعض مشرکانہ عقائد و اعمال

یہ حقیقت خواہ کتنی ہی تلخ ناخوشگوار اور بہت سے لوگوں کے لئے نامانوس ہو مگر حقیقت ہے کہ ہم مسلمانوں میں کچھ مشرکانہ عقائد و اعمال پائے جاتے ہیں اور شرک جلی کے وجود کا بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے اعتراف کے لئے تھوڑی سی قرآن فہمی اور کسی قدر اخلاقی جرءت کی ضرورت ہے اگر شرک کی کوئی حقیقت ہے اور وہ "عنقا" کی طرح کوئی خیالی و فرضی پرندہ نہیں

www.abulhasanalinadwi.org

اور اگر قوموں اور ملتوں کے لئے ایک ہی میزان عدل اور ایک ہی پیمانۂ انصاف ہے تو اسے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بہت سے مسلمان (خواہ ماحول سے متاثر ہو کر خواہ علم اور صحیح تبلیغ کی کمی کی وجہ سے) اس ذہنی گمراہی اور عملی بے راہ روی میں مبتلا ہو گئے ہیں، جس کو قرآن میں صاف صاف شرک کہا گیا ہے اگر کسی کو اس میں شبہ ہو یا وہ کسی خیالی دنیا میں رہتا ہو تو کسی "مرجع خلائق" مزار پر جا کر اور کسی عرس میں شریک ہو کر دیکھ لے یا ان عقائد و خیالات کے سننے کی کوشش کرے جو بہ کثرت عوام اور کہیں کہیں خواص نے اولیائے کرام بزرگان دین اور اپنے سلسلہ کے مشائخ کے متعلق قائم کر رکھے ہیں کہ "صفت خلق" (پیدا کرنے کی طاقت) "ایجاد عالم" (عالم کو عدم سے وجود میں لانے کی قدرت) اور مشکل سے ایک دو صفتوں کے علاوہ صفات افعال الٰہی میں سے کون سی صفت اور کون سا فعل و تصرف ہے جو انہوں نے ان بزرگوں سے منسوب نہیں کر رکھا ہے اور سجدہ سے لے کر دعا و استعانت تک کون سا معاملہ ہے جو خدا کے ساتھ ہونا چاہئے انہوں نے ان ہستیوں کے ساتھ روا نہیں رکھا ہے؟

قرآن مجید ہاتھ میں لے کر کسی بڑی بستی یا خوش اعتقادی کے کسی غالی مرکز میں چلے جائیے اور اس کا امتحان کر لیجئے۔

ایسی حالت میں خالص قرآن کی روشنی میں حفاظت اور نصرت و تائید الٰہی کی کیا امید کی جاسکتی ہے اور رہنمایانِ قوم کی خارجی تدبیریں کیا کارگر ہو سکتی ہیں، جبکہ امن و حفاظت تک کے لئے اس کی شرط کی گئی ہے کہ:-

يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا۔ (النور۔۵۵)

بشرطیکہ میری عبادت کرتے رہیں اور میرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کریں۔

اس سلسلہ میں علماء و واعظین و واقفین حال کا جو فرض ہے وہ محتاج بیان نہیں اور اس فرض کے "فرض کفایہ" کے درجہ میں بھی باقی نہ رہنے سے جس عمومی بازپرس اور مواخذہ کا خطرہ ہے وہ اہل نظر سے مخفی نہیں۔

نوٹ:- اس فولڈر کے طبع و اشاعت کی عام اجازت ہے۔ اس کی اشاعت کر کے اصلاح معاشرہ کی تحریک کو گھر گھر پہونچایئے۔

کنوینر" اصلاح معاشرہ کمیٹی" ندوۃ العلماء لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org